سوال

(213) بیوی خاوند کی امام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میں اپنے خاوند کی نماز میں امامت کرا سکتی ہوں؟ درآں حال یہ کہ میں تعلیم وفقہ میں اس پر فوقیت رکھتی ہوں کیونکہ میں "کلیہ شریعہ" کی معلمہ ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے لیے مرد کی امامت کرانا جائز نہیں ہے، خواہ مرد اس کا شوہر، بیٹا یا اس کا باپ ہو، اس لیے کہ عورت کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ مردوں کی امام بنے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَن يُفلِحَ قَومٌ وَلَّوا أَمرَهُم امرَأَةً"[1]

"وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنی باگ ڈور عورت کے سپرد کر دی۔"

حتیٰ کہ اگر عورت مرد کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہو، پھر بھی وہ اس کی امامت نہیں کرا سکتی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ القَومَ أَقرَؤُهُم لِكِتَابِ اللَّهِ "[2]

"لوگوں کی امامت وہ کرائے جو کتاب اللہ کو زیادہ پڑھنے والا ہو۔"

لیکن عورت اس خطاب میں مرد کے ساتھ شامل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا يَسخَر قَومٌ مِن قَومٍ عَسىٰ أَن يَكونوا خَيرًا مِنهُم وَلا نِساءٌ مِن نِساءٍ عَسىٰ أَن يَكُنَّ خَيرًا مِنهُنَّ ... ١١ ... سورة الحجرات

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کوئی قوم کسی قوم سے مذاق نہ کرے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ کوئی عورتیں دوسری عورتوں سے، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔"

اللہ تعالیٰ نے معاشرے کو دو گروہوں میں تقسیم کردیا، یعنی مرد اور عورتیں، اس بنا پر عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمومی فرمان :

"يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ"

میں شامل نہیں ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(4163)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(673)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر205

محدث فتویٰ